مولانا محمد مغیرہ خطیب جامع مسجد احرار ، ربوہ

ملتان میں حضرت بہاء الدین زکریا رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر چند لمحے

جولائی کے مہینہ میں ربوہ سے ملتان جانا ہوا، اس سفر میں میرے ایک بہت ہی محبت کرنے والے دوست رفیق سفر تھے، ان کے تقاضہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے قلعہ کہنہ پر واقع مزار حضرت بہاء الدین زکریا رحمہ اللہ پر حاضری ہوئی۔

ویسے تو ملتان مدینتہ الاولیاء کے نام سے مشہور ہے، تاہم قلعہ پر واقع مزارات پر ہجوم خلائق زیادہ ہے۔ ویسے بھی جو بزرگ مٹی میں خاموشی سے سو رہے ہیں، ان پر فاتحہ تو کجا گزرتے ہوئے صاحب قبر پر سلام گزارنے کے لئے بھی کوئی تیار نہیں ہوتا، جتنا اونچا مزار ہو اور زیادہ نقش و نگار ہوں وہ زیادہ بزرگ مانا جاتا ہے، ملتان کے مزارات میں حضرت شاہ رکن الدین عالم اور حضرت بہاء الدین زکریا رحمھم اللہ کے مزارات کو بہت شہرت حاصل ہے، جس کی ایک وجہ تاریخی قلعہ پر بلند جگہ واقع ہونا ہے۔ ویسے بھی وہ اپنے وقت کے بہت بلند پایہ بزرگ اور ولی کامل تھے، ولی شریعت کی رو سے ایسے انسان کو کہا جاتا ہے جو اللہ کے آخری نبی و رسول حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار ہو اور اس کی زندگی کا لمحہ لمحہ اللہ کے سچے دین، "دین اسلام" کے مطابق گزرا ہو، حضرت بہاء الدین زکریا رحمہ اللہ کی سوانح عمری اور کمالات تو پڑھنے کا موقع نہیں ملا، البتہ جہاں تک ٹوٹی پھوٹی سماعت کا تعلق ہے وہ واقعی شریعت کے پابند اور بلند پایہ ولی اللہ انسان تھے۔ انہوں نے ساری زندگی دین کی تبلیغ اور کفر و شرک و بدعت کے مٹانے میں صرف کی اور اپنے حلقہ مریدین میں اسی بات کو پختہ کیا اور اسی کو پروان چڑھایا۔ خلاف شرع امور ان کے ہاں بہت بڑا جرم تھا۔

ہمارے ہاں وطیرہ یہ ہے کہ ہم کسی کو بزرگ تو ماننے کے لئے تیار ہیں، مگر اس کی بات ماننے کے لئے قطعاً تیار نہیں، ان کے کمالات اور اعمال و افعال کے تذکرے سنے سنائے جاتے ہیں، مگر ان کے اعمال و کردار پر عمل کرنے کے لئے کوئی تیار نہیں۔ لوگ اپنی مرضی سے بزرگ کے قرب کی صورتیں ڈھونڈتے ہیں اور پھر وہ اعمال بجا لاتے ہیں۔ جی میں خوش ہوتے ہیں کہ صاحب قبر ہمارے ان اعمال سے خوش ہوگا جبکہ صاحب قبر کی تعلیمات ان اعمال کے خلاف ہیں۔ وہ زندگی میں ان شیطانی اعمال سے خوش نہیں ہوتے تھے، مرنے کے بعد کیسے خوش ہونگے۔ ہاں ان اعمال سے انسان کے اپنے اندر کا شیطان ضرور خوش ہوتا ہے۔ میں نے بیسیوں مرتبہ سنا کہ لوگ بزرگوں کی قبروں پر سجدے کرتے ہیں، ان سے مرادیں مانگتے ہیں مگر آنکھوں سے پہلی حضرت بہاء الدین زکریا رحمہ اللہ کے مزار پر یہ کام ہوتے دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جس شخص نے ساری زندگی کفر و شرک و بدعت کے مٹانے میں صرف کردی، آج اس کی قبر شرک کا مرکز بن کر رہ گئی ہے۔ شیطان خوشی سے ناچ رہا ہے کہ میں نے ٹھیک اس شخص سے اس کی ساری زندگی کا بدلہ چکایا ہے۔

مگر عشاقان کو اس طرف توجہ ہی نہیں۔ پرانی کہاوت ہے "زندہ ہاتھی لاکھ کا اور مردہ ہاتھی سوا لاکھ کا" عین اسی طرح حضرت بہاء الدین زکریا رحمہ اللہ کو ان کے مرنے کے بعد دنیاوی منافع کی جگہ بنادیا گیا ہے۔ شرعاً کہیں یہ لکھا

ہوا نہیں ہے کہ جوتے قبر پر لے جانا منع ہے مگر مال بٹورنے کی خاطر سخت منع ہے کہ مزار پر کوئی جوتے لے جائے۔ مزار سے چند قدم دور کچھ فاصلہ پر ایک آدمی جو بیٹھے لیکر جوتوں کی نگرانی کرتا ہے۔ آپ نے مزار پر جانے کے لئے گزرنا بھی وہیں سے ہے، کوئی صورت ہی نہیں کہ آپ ان سے بچ کر مزار پر جاسکیں۔ بہرحال جوتے اس کے سپرد کرنے پڑیں گے۔ یہ اتنا منافع بخش کاروبار ہے کہ اس میں نفع ہی نفع ہے۔ نقصان کا اندیشہ ہی نہیں، مزار کے دروازہ کے ساتھ پھولوں والا آپ کو دامن گیر ہوگا کوئی صورت ہی نہیں کہ آپ پھول لئے بغیر اندر جاسکیں۔ ہم بھی طوعاً و کرہاً ان تمام مراحل سے گزر کر مزار پر حاضر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے جو توفیق بخشی پڑھ کر صاحب قبر کو بخشا پھر کچھ گھڑیاں مزار پر ہی عمداً حالات سے مطلع ہونے کے لئے ٹھہر گئے، تقریباً عصر کا وقت تھا، گرمی کی شدت میں کمی آچکی تھی زائرین کی تعداد تسلسل کے ساتھ بڑھ رہی تھی۔

اکا دکا آدمی ہاتھ میں تسبیح لئے یا قرآن اٹھائے پڑھ رہا تھا۔ جبکہ مرد و زن زائرین کی تعداد بے شمار تھی، جن میں اکثریت کی حالت یہ تھی کہ پھول لئے اور ساتھ ہی مزار کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہوجاتا یا ہاتھ لگا کر چومتا۔ مزار میں داخل ہوتے ہی پاؤں کی طرف قبر پر سجدہ ریز ہوجاتا اور اٹھتے ہی مزار پر پڑے غلاف کو چومتا سینے سے لگاتا، آنکھوں پر پھیرتا۔ چونکہ یہ سب مشرکانہ فعل اپنی آنکھوں سے زندگی میں پہلی دفع دیکھنے کا موقع ملا، اس لئے حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی۔

اور میں دل ہی دل میں سوچتا رہا کہ جس انسان کو بزرگی اللہ کے آخری نبی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کے سبب ملی اور اس نے ساری زندگی انسانوں کو شیطان سے بچانے میں جتن کئے۔ توحید پرستی کا درس دیتے زندگی گزری۔ شرک و بدعت کے مٹانے کے درپے رہے۔ آج اس کا خیال نہیں کیا جارہا۔ ان کی بزرگی، ان کی دینی محنت کا خیال کرنے کے بجائے توحید کو چھوڑ کر شرک و بدعت پر مبنی افعال و کردار ادا کر کے شیطان کو راضی کیا جارہا ہے اور شیطان وہ ہے جو انسان کا کھلا دشمن ہے۔ مگر شیطان کی مکاری سے دھوکہ کھا کر انسان اپنی جبینِ نیاز جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا کیونکہ اس نے میرے سامنے جھکنا ہے اور ساتھ منع کردیا کہ دیکھو یہ پیشانی سورج، چاند کے سامنے کبھی جھکنے نہ پائے۔ مگر ہائے افسوس کہ یہ جبینِ نیاز جس کے سامنے جھکنے کے لئے بنائی گئی تھی اس کے آگے نہ جھکی۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جگہ جگہ پر جھکی۔ جہاں میں یہ کفریہ و شرکیہ افعال و اعمال دیکھ کر حیرت زدہ ہورہا تھا وہیں میری نظر دربار کے اندر پڑے ان مقفل ڈبے نما صندوقچوں پر پڑی، جہاں لوگ پیسے ڈالتے ہیں اور اس پر یہ لکھا ہوا تھا کہ "دربار کے لئے ھدیہ اپنے ہاتھ سے اس جگہ ڈالیں"۔

یہ دیکھ کر تو بڑا تعجب اور حیرانی ہوئی کہ دنیا کی حفاظت کے لئے مقفل صندوقچوں کا اہتمام ہے کہ پیسے کا نقصان نہ ہو جبکہ لوگوں کا دین برباد ہورہا ہے۔ قبر پرستی شرک ہے اور شرک دین اسلام میں بہت بڑا ظلم ہے۔ مشرک کیسے مومن ہوسکتا ہے۔ آنیوالا اگر مسلمان تھا تو قبر پر سجدہ کرنے کے بعد وہ مشرک ٹھہرا۔ فیصلہ کیا جائے کہ اس آنیوالے کو مزار پر حاضری سے کتنا نقصان ہوا۔ مگر اس طرف کسی کی توجہ ہی نہیں۔ کیا اچھا ہوتا کہ دربار پر ایک

بقیہ صفحہ ۱٦ پر